محمد رمضان جانباز السلفی

فیصل آباد

تقلید اور اتباع رسول

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے اپنے پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا پھر قرآن نازل کرکے لوگوں کو حکم دیا کہ میری اور میرے نبی کی اطاعت کرکے میرے محبوب اور پیارے بن جاؤ ۔

قرون اولی کے لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری میں پیش پیش رہے ۔ پھر کچھ وقت گزرنے کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے مقابلے میں ایسے لوگوں کے اقوال وافعال کو اپنایا جنہوں نے کہا تھا کہ اگر ہمارا کوئی قول اللہ اور اس کے رسول کے فرمان سے ٹکرائے تو اسے دیوار پر دے مارو ۔ یعنی اسے چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کو اپناؤ ۔ مگر ان لوگوں نے اپنے اماموں کی بات کو نہ مانا اور قرآن وحدیث کو چھوڑ کر اپنے آپ کو گمراہی کے راستے پر ڈال لیا ۔ حالانکہ نبی علیہ السلام ۔ نے فرمایا تھا ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنت رسولہ ۔

میں تم میں دوچیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک ان پر عمل کروگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب (قرآن) دوسری اس کے رسول کی سنت ۔

اگر ہم صحابہ کرام کے زندگی کے واقعات کو دیکھیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ لوگ نبی علیہ السلام سے کتنی محبت و عقیدت رکھتے تھے کس طرح آپ کی اتباع کرتے کس طرح آپ کے فرمان پر کٹ مرنے کے لئے تیار ہوجاتے تھے ۔

حضرت ابن عمر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت روکو اللہ کی بندیوں (یعنی عورتوں) کواس سے کہ نماز پڑھیں مسجد میں ۔ تو ایک بیٹے نے ان سے کہا کہ ہم توضرور روکیں گے ابن عمر نہایت غضب ناک ہوگئے اور کہا میں تجھ سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ضرور روکیں گے ۔

اور امام احمد میں ہے کہ عبد اللہ نے ان سے بات تک نہ کی جب تک زندہ رہے۔ صرف اس وجہ سے کہ اس نے نبی صلی اللہ کے فرمان کے خلاف بات کی تھی۔

ایک بار خلیفہ رابع حضرت علی رضی اللہ کے پاس کچھ مرتدین لائے گئے۔ آپ نے ان کو آگ میں زندہ جلانے کا حکم دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سنا تو حدیث پیش کی " من بدل دینہ فاقتلوہ "۔ یعنی ارشاد نبوی ہے کہ مرتد کو تلوار سے قتل کرو۔ یہ سن کر حضرت علی نے فرمایا ابن عباس تو نے سچ کہا (ترمذی)

حضرت ابن عمر سے شامیوں نے حج تمتع کا مسئلہ دریافت کیا اور جب انہوں نے جواز کا فتویٰ دیا تو لوگوں نے اختلاف کیا اور کہا کہ آپ کے ابا جان یعنی (عمر فاروق) تو منع کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عمر نے فرمایا بتاؤ میرے باپ کی اتباع واجب ہے یا آنحضرت کی ـــــ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کہا تھا کہ میں حیران ہوں کہ تم پر پتھروں کی بارش کیوں نہیں ہوگئی۔ میں تمہیں رسول اللہ کا فرمان سناتا ہوں اور تم کسی اور کی بات کرتے ہو ـــــ۔ اب ذرا ایک تاریخ کا واقعہ بھی دیکھ لیں۔

شیخ شمس الدین ترک جب آٹھویں صدی ہجری میں سلطان علاء الدین خلجی کے دور میں وارد ہند ہوئے تو یہاں کے حالات کے متعلق سلطان وقت سے مخاطب ہو کر لکھتے ہیں ' میں نے سنا ہے کہ تمہارے شہر میں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور فقیہوں کی روایات پر عمل کی دیواریں استوار کی جاتی ہیں تعجب ہے کہ جس شہر میں لوگ حدیث کی موجودگی میں فقہ کی روایت پر عمل کریں۔ وہ شہر تباہ کیوں نہیں ہوجاتا اور اس پر آسمانی مصائب کیوں نہیں ٹوٹنے لگتے۔ (تاریخ فیروز شاہی ضیاء الدین برنی) بحوالہ فقہائے ہند صفحہ ۲۲۳ جلد ۱)

تقلید کے مہلک اثرات

اب ذرا ان لوگوں کو دیکھئے کس طرح نبی علیہ السلام کو رد کرتے ہیں۔ (فتاوی

عزیزیہ) میں لکھا ہوا ہے " اذا کان فی المسئلہ قولا لابی حنیفہ وصاحبین وخالفہ الحدیث وجب اتباع قولھم دان الحدیث ۔ جب کسی مسئلے میں امام ابو حنیفہ اور ان کے دونوں شاگرد امام ابو یوسف اور امام محمد کا ایک قول ہو اور اس کی مخالفت صریح حدیث کر رہی ہو تو ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنے امام اور ان کے شاگردوں کی بات ہی کو مانیں ۔

مولانا محمود الحسن دیوبندی تقریر ترمذی کے باب الخیار میں لکھتے ہیں :

الحق والانصاف ان الترجیح فی ھذہ المسئلہ للشافعی من جھہ الاحادیث والنصوص لکن نحن مقلدون لیجب علینا تقلید امامنا (تقریر ترمذی) ۔

حق اور انصاف یہ ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعی کا مسلک صحیح ہے کیونکہ ان کے پاس حدیث رسول ہے اور امام ابو حنیفہ کے پاس اس مسئلہ میں کوئی حدیث نہیں چونکہ ہم امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں اس لئے ہم اپنے امام ہی کی تقلید کریں گے ۔۔۔۔۔

یہاں تک کہ بعض مقلدین نے کہا کہ **فلعنہ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابو حنیفہ** یعنی ریت کے ذرات کے برابر لعنتیں نازل ہوں اس پر جو امام ابو حنیفہ کے قول رد کردے ۔

مقلدین کی عبارتوں کے بعد اب ذرا قرآن کا حکم دیکھئے " **اطیعوا اللہ ورسولہ فان تولوا فان اللہ لایحب الکفرین** " (**ل عمران ٣٢**) اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا ۔ فیصلہ قارئین کریں کہ کون اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار ہے ۔

ائمہ اربعہ اور اتباع رسول

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا " **اذا صح الحدیث فھو مذھبی** " (**عقد الجید**) میرا مذہب صحیح حدیث ہے

۔ حضرت امام صاحب فرماتے ہیں کہ جب دیکھو کہ ہمارے اقوال قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں تو " **فاعملوا بالکتاب والسنہ** " ۔ قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور ہمارے

قول کو " واضربوا بکلامنا الحائط " زمین پر دے مارو (میزان شعرانی) امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا میں بشر ہوں مجھ سے غلطی اور درستی دونوں کا احتمال ہے میری ہر بات کی تحقیق کر لیا کرو جو کتاب وسنت کے موافق ہو اس پر عمل کر لیا کرو جو مخالف ہو اسے رد کر دیا کرو (الایقاظ) امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جب میں کوئی مسئلہ کہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قول کے خلاف کہا ہو تو جو مسئلہ حدیث سے ثابت ہو وہی اولی ہے " فلا تقلدونی " پس میری تقلید مت کرو (عقد الجید) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہرگز میری تقلید کرو نہ امام مالک کی اور نہ امام شافعی کی نہ امام اوزاعی کی اور نہ امام ثوری کی اور نہ ان کے سوا کسی اور کی تقلید کرنا کتاب اور سنت سے تمام احکام لو جہاں سے انہوں نے لئے ہیں (عقد الجید) پیر عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں " قرآن اور حدیث کو اپنا امام بناؤ انہیں میں غور وفکر کرو کسی کے خیال اور رائے پر فریفتہ نہ ہو " (فتوح الغیب مقالہ صفحہ ۳۶)

۔ ہم نے تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے کردئے ہیں اب فیصلہ آپ کریں کہ اتباع رسول کتنی ضروری ہے ۔

(بقیہ مضمون ماتم حسین اور اس کی شرعی حیثیت)

بیت اور ناچ ہے ۔ ورنہ نہیں حالانکہ تعزیہ اس کے بالکل بر عکس ہے ۔

ان سب باتوں کی اس معتبر کتاب کے حوالہ سے ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو کہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۹ پر درج ہے ۔

راہ راست سے بھٹک جانا خدا کا غضب نہیں تو اور کیا ہے ۔

ان حقائق کی روشنی میں اگر ہمیں حقیقتاً نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت ہے تو ہمیں چاہئے کہ ان کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے ہر قسم کی رسم پرستیوں سے بالا تر ہو کر بڑی سے بڑی تکلیف میں بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔